مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

ترجمہ: ”وہ ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے بلکہ جو (الہامی کتاب) اس کے سامنے ہے اسے سچ مانتی ہے اور ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے بات ماننے والوں کیلئے۔“

اصول فقہ پر نہایت مدلل کتاب اور سب کیلئے یکساں مفید

معرفت ظاہر

اور

مقام حدیث

مصنف: علامہ سید ظہیر الدین

ناشر: المکتبۃ الظاھریۃ
0315-8541923

نام کتاب: **معرفت ظاہر اور مقام حدیث**

مصنف: **سید ظہیر الدین**

اشاعت: 9 **ستمبر** 2022

تعداد: 1000

ناشر: **المکتبة الظاھریة**

فرمان نبوی ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے۔ جو شخص کوئی علم چھوڑ جائے تو اسے اس کے اعمال میں اُس وقت تک ثواب پہنچتا رہے گا جب تک اس علم سے استفادہ کا کوئی بھی پہلو موجود رہے گا۔ (مسلم)

فہرست

عدد شمار	موضوعات	عدد صفحات
1	ظاہر کی معرفت	5
2	مجمل اور مطلق میں فرق	5
3	کتاب اللہ قرآن مجید کی ہر آیت و مضمون ظاہر ہے، کوئی لفظ بھی مجمل نہیں۔	6
4	کتاب مبین کو محتاج تفسیر و تشریح ماننا کفر ہے	6
5	الصلوۃ اور الزکوۃ کی توضیح	22
6	حدیث رسول کا شرعی مقام	23
7	مجازی معنی بھی کبھی ظاہر ہوتا ہے	23
8	ظواہر نصوص پر عمل کرنے کا حکم	23
9	نصوص کا تعارض ناممکن ہے	24
10	واقعہ نزولِ آیت قرآن کی آیت میں تبدیلی نہیں کرتا	25
11	اجماع مسلمین کوئی دلیل نہیں ہے	25
12	کسی دور میں مسلمین کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوا	26
13	قیاس کسے کہتے ہیں اور اس کا بطلان	27
14	میرا ایک مناظرہ اور دفاع قرآن مجید	28
15	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوائے کتاب اللہ کے کوئی وحی نہیں اتری	29
16	دین اسلام محفوظ ہے تو حدیثیں کیوں محفوظ نہ رہ سکیں	38

17	صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایتوں کے بارے میں افکارِ علماء	39
18	حدیث اور اس کی حیثیت	41
19	محدثین کے اصول اور اللہ جل جلالہ کے اصول وضوابط	42
20	احادیث رسول کے کتاب اللہ کے کافی ہونے پر وضاحت	42
21	مشہور اعتراضات اور ان کے جوابات	43

☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ظاہر کی معرفت

کسی کلام کو سیاق و سباق سے مکمل پڑھ یا سن لینے کے بعد جو معنی بغیر کسی تأویل و وضاحت کے سمجھ آتا ہے اسے ظاہری معنی کہتے ہیں۔ جس کلام میں تأویل کر دی جائے پھر جو معنی اخذ ہوا سے مؤول کہتے ہیں یعنی کہ وہ کلام پہلے مجمل (تفصیل و وضاحت طلب) تھا جب اس میں تأویل و توضیح کی گئی تو وہ واضح ہو گیا ورنہ وہ تفصیل شدہ نہ تھا۔ بالفاظ دیگر کلام مجمل سے مفصل ہو گیا۔

محاوارت اپنے لفظی مفاہیم میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ اہل زبان کے استعمال میں ظاہر ہوتے ہیں مثلاً "گھر کی مرغی دال برابر" اسکا ہرگز معنی نہیں کہ گھر میں پکنے والی مرغی اور دال میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے اہل زبان کا استعمال دیکھا جائے گا۔ ہمارے عرف میں مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو گھر والے اور قریبی لوگ اسے وہ اہمیت نہیں دیتے جیسی دینی چاہئے۔ یہ ہے اس محاورے کا ظاہری معنی۔

مجمل اور مطلق میں فرق:

مجمل کلام میں وضاحت موجود نہیں ہوتی اس کی وضاحت کیلئے متکلم کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے اور مطلق خود واضح ہوتا ہے اس کی وضاحت کیلئے متکلم کی طرف رجوع کی کوئی حاجت نہیں ہوتی لیکن مطلق میں قید و پابندی نہیں ہوتی کوئی استثناء نہیں ہوتا۔ مثلاً باپ نے اپنے بیٹے سے کہا "بیٹا کھانا کھالو" یہ مطلق ہے۔ اس پر بیٹا یہ سوال نہیں کرسکتا کہ ابو قورمہ کھاؤں یا بریانی؟ ابو گھر میں کھاؤں یا باہر؟ ابو سیدھے ہاتھ سے کھاؤں یا الٹے ہاتھ سے؟ بس بیٹے کو کھانا کھانا ہے، باپ کا حکم ادا ہو جائے گا۔

اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا کہ وہ ایک گائے ذبح کریں، اب وہ کسی بھی رنگ کی گائے ذبح کرتے جوان ہوتی یا بوڑھی، کام کرنے والی ہوتی یا نہیں ہوتی، ادائیگی ہو جاتی لیکن انہوں نے اللہ

کے کلام کو مجمل مانا جبکہ وہ مطلق تھا تو اللہ نے ان کی تکلیفیں بڑھادیں، رنگ اور دیگر صفات کی قیود لگادیں۔

کتاب اللہ قرآن مجید کی ہر آیت و مضمون ظاہر ہے، کوئی لفظ بھی مجمل نہیں

قرآن مجید ایک تبلیغ ہے جو محمد اللہ کی طرف سے لائے، اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن حکیم دنیا کی سب سے آسان ترین اور واضح و ظاہر کتاب ہے تو وہ سچا ہے اور اگر کوئی شخص یہ کہے اگر دنیا کی کوئی کتاب قرآن مبین سے زیادہ واضح اور آسان ہو تو میری بیوی کو طلاق ہو جائے تو اس کی زوجہ کو طلاق نہیں ہوگی۔

مذکور دعوے پر اتنے براھین و دلائل موجود ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔ اگلے موضوع میں ہم دلائل جمع کریں گے پھر آپ کو ہمارے دعوے کی سچائی کا اندازہ ہوگا۔ قرآن مبین واضح و ظاہر ہے اس کو کسی تشریح و تفسیر و تاویل کی ضرورت نہیں اور جو یہ کہے کہ روایات قرآن مبین کی تشریح کرتی ہیں اور روایات کے بغیر قرآن اپنے بہت سے معانی اور مفاہیم کی وضاحت نہیں کرتا انکے نزدیک دین اسلام کا اکثر حصہ روایات میں موجود ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی، طحاوی اوروں کی کتابیں ہیں جن میں اکثر دین موجود ہے۔ یہ ہزاروں روایتیں قرآن کی تشریح و تفسیر کرتی ہیں ورنہ قرآن کے مجملات کی وضاحت کبھی نہ ہو سکتی تھی، بات صاف ہے کہ ان کے نزدیک قرآن مبین مفصل نہیں، مجمل ظاہر نہیں، مشکل و خفی بیانات پر نہیں، مخفیات پر مشتمل ہے اور نامکمل و ناقص بھی ہے اور کافی نہیں ہے۔

کتاب مبین کو محتاجِ تفسیر و تشریح ماننے والے پر حکم کفر

ہم وہ دلائل پیش کرنے والے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ جو قرآن مبین کو روایتوں کی تشریحات کا محتاج مانے اور آیات قرآنیہ میں مجملات کا وجود مانے کہ فلانی حدیث اس کی تشریح و توضیح کر رہی ہے

یا فلاں مفسر و فقیہ کی تفسیر کے بغیر قرآن کی فلاں آیت سمجھ نہ آتی جبکہ قرآن سمجھنے والا عربی زبان جانتا ہے اور اگر فلاں روایت نہ ہوتی تو قرآن کی فلاں آیت سمجھ نہ آتی، مندرجہ ذیل براھین بتاتے ہیں کہ ان پر حکم کفر ہے، ملاحظہ کریں:

1) وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ (الانعام:55)

ترجمہ: "اور اسی طرح ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں اور تا کہ مجرموں کی راہ واضح ہو۔"

2) وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الاعراف-174)

ترجمہ: "اور یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں اور تا کہ وہ لوگ رجوع کریں۔"

3) كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الاعراف-32)

ترجمہ: "یوں ہی ہم آیتوں کو کھول کھول کر بتاتے ہیں ان کیلئے جو یقین کریں۔"

4) وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (التوبہ:11)

ترجمہ: "اور ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں ان کیلئے جو یقین کریں۔"

5) كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (یونس:24)

ترجمہ: "یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں، ان کے لئے جو غور کریں۔"

6) كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (الروم:28)

ترجمہ: "یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل عقل سے کام لینے والوں کیلئے کرتے ہیں۔"

معلوم ہوا خود اپنی آیتوں کی تفصیل اور انہیں کھول کھول کر بتاتا ہے، لہٰذا اب اسے کسی اور کی تفصیل اور تشریح کی حاجت نہیں جو کسی آیت کو وضاحت و تاویل طلب مانے وہ ان سب آیتوں کا منکر ہے۔

7) اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ (المائدہ:75)

ترجمہ: "غور کر ہم ان کے لئے آیتوں کو کیسے وضاحت سے بتاتے ہیں۔"

8) وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الانعام:105)

ترجمہ: "اور یوں ہی ہم آیتوں کو واضح کرتے ہیں اور تا کہ وہ کہیں کہ تو نے مطالعہ کیا ہے اور تا کہ ہم اسے وضاحت سے بتادیں ان کو جو یقین کریں گے۔

9) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (البقرہ:187)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ اپنی آیتوں کو انسانوں کیلئے واضح و ظاہر کرتا ہے تا کہ وہ پرہیزگار بنیں۔"

10) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (البقرہ:219)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تا کہ تم غور کرو۔"

11) وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (البقرہ:221)

ترجمہ: "اور وہ اپنی آیتوں کو انسانوں کیلئے صاف صاف بتاتا ہے تا کہ وہ نصیحت لے سکیں۔"

12) وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (البقرہ:230)

ترجمہ: "اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ ان کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے جو یقین کریں گے۔"

13) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (البقرہ:242)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کر کے بیان کرتا ہے تا کہ تم سمجھ سکو۔"

14) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (ال عمران:103)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کرتا ہے تا کہ تم ہدایت لے سکو۔"

15) يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ (النساء:26)

ترجمہ: "اللہ تمہارے لئے وضاحت کرنا چاہتا ہے۔"

16) يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا (النساء:176)

ترجمہ: اللہ تمہارے لئے وضاحت کرتا ہے کہ کہیں تم بھٹک جاؤ۔"

17) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدہ:89)

ترجمہ: یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کرتا ہے تا کہ تم احسان مان سکو۔"

18) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراہیم:4)

ترجمہ: "اور ہم نے جب بھی کسی رسول کو بھیجا تو اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ ان کے لئے واضح کر کے بتا دے۔"

19) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ (النحل:39)

ترجمہ: "تا کہ وہ ان کے لئے ان کی وضاحت کر دے جس میں وہ مخالفت کرتے ہیں۔"

20) وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ (النور:18)

ترجمہ: "اور اللہ تمہارے لئے آیتوں کو واضح کرتا ہے۔"

21) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ (النور:58)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتوں کو واضح کرتا ہے۔"

22) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ (النور:59)

ترجمہ: "یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتوں کو واضح کرتا ہے۔

23) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (النور:61)

ترجمہ: یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتوں کو صاف بیان کرتا ہے تا کہ تم سمجھ سکو۔"

24) وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ (النور:34)

ترجمہ: "اور ہم تمہارے طرف صاف صاف بیان کرنے والی آیتوں کو اتار چکے۔"

25) لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ (النور:46)

ترجمہ: "ہم صاف صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل کر چکے۔

(26 رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ (الطلاق:11)

ترجمہ: "رسول جو تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر بتا تا ہے جو وضاحت کرنے والی ہیں۔"

(27 قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الانعام:97)

ترجمہ: ہم آیتوں کی تفصیل کر چکے ان لوگوں کیلئے جو یقین کرتے ہیں۔"

(28 قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ (الانعام:98)

ترجمہ: "ہم آیتوں کی تفصیل کر چکے ان کے لئے جو سمجھتے ہیں۔"

(29 قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (الانعام:126)

ترجمہ: "ہم نصیحت لینے والوں کیلئے آیتوں کی تفصیل کر چکے۔"

(30 وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف:52)

ترجمہ: "اور ہم ان کے پاس ایسی کتاب لا چکے جس کی ہم نے تفصیل کی جس میں کوئی شک نہیں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو بات مانتے ہیں۔"

(31 اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا (الانعام:114)

ترجمہ: "تو کیا میں اللہ کے سوا دوسروں کو حاکم بنالوں حالانکہ وہ ہے جس نے تمہاری طرف تفصیل شدہ کتاب نازل کی۔"

(32 وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (البقرہ:99)

ترجمہ: "اور ہم تیرے طرف وضاحت شدہ آیتیں نازل کر چکے اور ان کا انکار صرف نافرمان کرتے ہیں۔"

(33 اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرہ:159)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ان واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم نے انسانوں کیلئے اسے کتاب میں وضاحت سے بتا دیا ہے، اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔"

34) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرہ:185)

ترجمہ: "ماہ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا جو انسانوں کیلئے رہنمائی اور ہدایت کی ہے اور حق باطل میں فرق کرنے والی واضح دلیلوں پر مشتمل ہے۔"

35) فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (البقرہ:209)

ترجمہ: "پھر اگر تم غلطی کرو بعد اس کے تمہارے پاس واضح دلیلیں آ چکی ہیں تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

36) كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (ال عمران:86)

ترجمہ: "اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور انہوں نے گواہی دی تھی کہ رسول حق ہے اور ان کے پاس واضح دلیلیں آ چکیں اور اللہ زیادتی کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔"

37) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (ال عمران-105)

ترجمہ: "اور ان لوگوں کی طرح مت بن جانا جو جماعتوں میں بٹ گئے اور مخالفت کی ان کے پاس واضح دلیلیں آ جانے کے بعد۔"

38) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ

غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (یونس:15)

ترجمہ: "اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو جو ہماری ملاقات کی، امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں، اس کے سوا دوسرا قرآن لے آیا، اس میں ہی تبدیلی کر دے کہہ دے میری مجال نہیں کہ میں اس کو اپنے نفس کی طرف سے بدل دوں میں صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی گئی۔"

39) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ (مریم:73)

ترجمہ: "اور جب انہیں ہماری وضاحت شدہ آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں۔"

40) وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ (الحج:16)

ترجمہ: "اور یوں ہی ہم نے اسے وضاحت شدہ آیتوں کی صورت میں نازل کیا۔"

41) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ (الحج:72)

ترجمہ: "اور جب انہیں ہماری وضاحت شدہ آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو کافروں کے چہروں پر تو ناگواری پہنچانے گا۔"

42) وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ (النور:1)

ترجمہ: "ہم نے اس میں وضاحت شدہ آیتیں نازل کیں۔"

43) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (العنکبوت:49)

ترجمہ: "بلکہ یہ وضاحت شدہ آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جنہیں علم عطا کیا گیا ہے۔"

44) رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ (سبا:43)

ترجمہ: "اور جب انہیں ہماری وضاحت شدہ آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں اس مذہب سے روکنا چاہتا ہے جس کی تابعداری تمہارے

بڑے کرتے تھے۔"

45) قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى (غافر:50)

ترجمہ: "وہ لوگ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے قاصد وضاحت شدہ دلیلیں لے کر نہ آئے تھے تو وہ کہیں گے کیوں نہیں آئے تھے۔"

46) قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّىْ ؗ (غافر:66)

ترجمہ: "کہہ دے مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ انکی تابع داری کروں جن سے تم لوگ اللہ کے سوا دعا کرتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے صاف دلیلیں آ چکیں۔"

47) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (الاحقاف:7)

ترجمہ: "اور جب انہیں (دنیا میں) ہماری وضاحت شدہ آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کفار حق کے بارے کہتے ہیں یہ صاف جھوٹ ہے جبکہ وہ ان کے پاس آ چکا ہوتا ہے۔"

48) هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (الحدید:9)

ترجمہ: "وہ ہے جو اپنے بندے پر وضاحت شدہ آیتیں نازل کرتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لے جائے۔"

49) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ (الحدید:25)

ترجمہ: "ہم اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیج چکے۔"

50) وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ (المجادلۃ:5)

ترجمہ: "اور ہم وضاحت شدہ آیتیں نازل کر چکے۔"

51) فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ (الصّف:6)

ترجمہ: ”تو جب ان کے پاس وہ واضح دلیلیں لے آیا تو انہوں نے کہا یہ کھلا جھوٹ ہے۔“

52) فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا (مریم:97)

ترجمہ: ”تو ہم نے اسے تیرے زبان میں صرف اس لئے آسان کیا ہے تا کہ تو اس سے ڈرنے والوں کو خوشخبری دے اور اس سے جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے۔“

53) فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ (الدخان:58)

ترجمہ: ”تو ہم نے اسے تیرے زبان میں اس لئے آسان کیا تا کہ وہ نصیحت لے سکیں۔“

54) وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (القمر:17)

ترجمہ: ”اور ضرور ہم قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر چکے تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے۔“

55) وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (القمر:22)

ترجمہ: ”اور ضرور ہم قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر چکے تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے۔“

56) وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (القمر:32)

ترجمہ: ”اور ضرور ہم قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر چکے تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے۔“

57) وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (القمر:40)

ترجمہ: ”اور ضرور ہم قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر چکے تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے۔“

58) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا (النساء:174)

ترجمہ: ”اے انسانوں تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے پکی دلیلیں آ چکی اور ہم تمہاری طرف واضح نور نازل کر چکے۔“

59) قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (المائدۃ:15)

ترجمہ: ”تمہارے پاس اللہ کی جانب سے اجالا اور واضح کتاب آ چکی۔

60) فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (المائدۃ:92)

ترجمہ: "تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح اطلاع دینا لازم ہے۔"

61) اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (الاعراف:184)

ترجمہ: "وہ صرف وضاحت سے ڈرانے والا ہے۔"

62) الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (یوسف:1)

ترجمہ: سن لو یہ ظاہر الہامی کتاب کی دلیلیں ہیں۔"

63) الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ (الحجر:1)

ترجمہ: "سنو یہ الہامی کتاب اور وضاحت شدہ قرآن کی دلیلیں ہیں۔"

64) وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ (الحجر:89)

ترجمہ: "اور کہہ دے بے شک میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔"

65) فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (النحل:35)

ترجمہ: "تو رسولوں پر صاف صاف تبلیغ کرنے کے سوا اور کیا ضروری ہے۔"

66) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (النحل:82)

ترجمہ: "تو اگر وہ نہ مانیں تو تجھ پر صرف صاف صاف تبلیغ کرنا ضروری ہے۔"

67) وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ (النحل:103)

ترجمہ: "اور یہ واضح عربی زبان ہے۔"

68) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (الحج:49)

ترجمہ: "کہہ دے اے انسانوں میں صرف تمہارے لئے واضح ڈرانے والا ہوں۔"

69) وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (النور:54)

ترجمہ: "رسول اللہ پر وضاحت سے تبلیغ کرنے کے سوا کچھ لازم نہیں۔"

70) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (الشعراء:02)

ترجمہ: "یہ وضاحت شدہ کتاب اللہ کے دلائل ہیں۔"

71) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (الشعراء:195)

ترجمہ: "واضح عربی زبان کے ساتھ۔"

72) طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ (النمل:1)

ترجمہ: "یہ قرآن اور ظاہر کتاب کی دلیلیں ہیں۔"

73) فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ (النمل:79)

ترجمہ: "تو اللہ پر اعتماد کر بے شک تو واضح حق پر ہے۔"

74) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (القصص:1)

ترجمہ: "یہ واضح الہامی کتاب کی دلیلیں ہیں۔"

75) وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (العنکبوت:18)

ترجمہ: "اور اللہ کے رسول پر صاف صاف اطلاع دینے کے سوا کچھ نہیں۔"

76) وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (العنکبوت:50)

ترجمہ: "اور میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔"

77) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (یٰسین:69)

ترجمہ: "وہ نصیحت اور وضاحت شدہ قرآن کے سوا کچھ نہیں۔"

78) اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (ص:70)

ترجمہ: "میری طرف یہ ہی وحی کی گئی کہ میں وضاحت سے ڈرنے والا ہوں۔"

79) وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (الزخرف:2)

ترجمہ: "مجھے اس الہامی کتاب کی قسم جو ظاہر ہے۔"

80) وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (الدخان:2)

ترجمہ: "مجھے ظاہر کتاب کی قسم"

81) اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ (الدخان:13)

ترجمہ: "ان کے لئے نصیحت کہاں سے ہوگی حالانکہ ان کے پاس واضح پیغام لانے والا آیا تھا۔"

82) وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (الاحقاف:9)

ترجمہ: "میں وضاحت سے ڈرانے والا ہی ہوں۔"

83) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (الفتح:1)

ترجمہ: "بے شک ہم نے تیرے لئے بات خوب کھول کر رکھ دی۔"

84) فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (التغابن-12)

ترجمہ: "پھر اگر تم نہ مانو تو ہمارے رسول پر صرف واضح تبلیغ کرنا ضروری ہے۔"

85) قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (الملک:26)

ترجمہ: "کہہ دے قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔"

86) وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا (الفرقان:33)

ترجمہ: "وہ تیرے پاس جب بھی کوئی کہاوت لے آتے ہیں تو ہم تیرے پاس سچ اور بہترین تفسیر لے آتے ہیں۔"

87) لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرۃ-256)

ترجمہ: "دین اسلام میں کوئی مجبور کرنا نہیں ہے، ہدایت مہلک گمراہی سے واضح ہو چکی۔"

88) وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (النحل:44)

ترجمہ: "ہم تیری طرف نصیحت اس لئے نازل کی ہے تا کہ تو انسانوں کیلئے صاف صاف بتا دے جو بھی ان کی طرف نازل کیا گیا اور تا کہ وہ غور کریں۔"

89) وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ (النحل:64)

ترجمہ: "اور ہم نے تجھ پر الہامی کتاب صرف اس لئے اتاری تا کہ تو ان کو وضاحت سے بتا دے جس میں انہوں نے مخالفت کی اور ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو مانتے ہیں۔"

90) وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ (النحل:89)

ترجمہ: "اور ہم نے تجھ پر الہامی کتاب اتاری جو ہر بات کو صاف صاف بتاتی ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلموں کیلئے۔"

91) مَا فَرَّطۡنَا فِى الۡكِتٰبِ مِنۡ شَىۡءٍ (الانعام:38)

ترجمہ: "ہم نے اس کتاب میں کچھ نہیں چھوڑا۔"

جب اللہ نے اس کتاب میں کچھ نہیں چھوڑا تو آیتوں کی تفصیل وتشریح کیسے چھوڑ دی یا تو اللہ جھوٹا ہے یا روایت پرست مولوی۔

92) مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ (یوسف:111)

ترجمہ: "یہ کوئی ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے بلکہ جو اس کے سامنے ہے اس کی تصدیق ہے اور ہر بات کی تفصیل ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو مانتے ہیں۔"

93) وَكُلَّ شَىۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا (الاسراء:12)

ترجمہ: "ہم ہر بات کی خوب تفصیل کر چکے۔"

94) وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (الانعام:119)

ترجمہ: "اس نے جو کچھ تم پر حرام کیا وہ اس کی تفصیل کر چکا۔"

95) اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (العنکبوت:51)

ترجمہ: "کیا انہیں کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر الہامی کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر بتائی جاتی ہے بے شک اس میں ضرور رحمت ونصیحت ہے ان کیلئے جو مانتے ہیں۔"

معلوم ہوا کتاب اللہ ہدایت کیلئے کافی ہے اور جب ایسا ہے تو اسے کسی تفصیل وتشریح کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے اگر حدیث اس کی تفصیل وتفسیر کرتی ہے تو کتاب اللہ کافی نہ ہوئی۔

96) لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (النساء:166)

ترجمہ: "لیکن اللہ اس کی گواہی دیتا ہے جو اس نے تیری طرف نازل کیا اس نے اسے اپنے علم کیساتھ نازل کیا اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔"

97) وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (النساء:79)

ترجمہ: "اللہ کی گواہی کافی ہے۔"

98) فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (یونس:29)

ترجمہ: "تو ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔"

99) قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ (الرعد:43)

ترجمہ: "کہہ دے اللہ کی گواہی میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے۔"

100) قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا
(الاسراء:96)

ترجمہ: "کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے بے شک وہ اپنے غلاموں سے باخبر ہے انہیں دیکھتا ہے۔"

101) وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (الفتح:28)

ترجمہ: "اللہ کی گواہی کافی ہے۔"

102) كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الاحقاف:8)

ترجمہ: "میرے اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کافی ہے اور وہ بہت معاف کرنے والا ہے رحم والا ہے۔"

103) وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان:31)

ترجمہ: "تیرے رب کی ہدایت کافی ہے۔"

معلوم ہوا اللہ کی ہدایت و گواہی کافی ہے اگر وہ روایتوں اور علماء کے بغیر سمجھ نہیں آتی تو ظاہر ہے کہ وہ کافی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے۔

104) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا (الکہف:1)

ترجمہ: "مخصوص حمد اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے غلام پر الہامی کتاب اتاری اور اس نے اس کیلئے کوئی پیچیدگی نہ رکھی۔"

105) قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (الزمر:28)

ترجمہ: "عربی قرآن جو سیدھا سیدھا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔"

106) وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (الانعام:68)

ترجمہ: "اور جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کی گہرائی میں جا رہے ہیں تو انہیں

چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ اس کے سوا دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔"

107) اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ (الانعام:46)

ترجمہ: "غور کر ہم آیتوں کو کیسے واضح کرتے ہیں، پھر وہ منہ پھیرتے ہیں۔

108) اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (الانعام:65)

ترجمہ: "غور کر ہم آیتوں کو کیسے واضح کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ سکیں۔"

109) كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ (الاعراف:58)

ترجمہ: یوں ہی ہم آیتوں کو واضح کرتے ہیں ان کیلئے جو احسان مانیں۔"

110) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ط (الاسراء:41)

ترجمہ: "اور ہم اس قرآن میں واضحت کر چکے ہیں تا کہ وہ نصیحت لے سکیں۔

111) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (طٰہٰ:113)

ترجمہ: "اور یوں ہی ہم نے اسے عربی قرآن کی صورت میں نازل کیا اور ہم نے اس میں وعید کی وضاحت کر دی تا کہ وہ ڈریں۔"

112) وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (الفرقان:50)

ترجمہ: "اور ہم ان کے درمیان اس کلام کی وضاحت کر چکے تا کہ وہ نصیحت لے سکیں۔"

113) وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الاحقاف:27)

ترجمہ: "اور ہم آیتوں کی وضاحت کی تا کہ وہ رجوع کریں۔"

114) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (الاسراء:89)

ترجمہ: "اور ہم انسانوں کیلئے اس قرآن میں ہر معیار کو وضاحت سے بتا چکے ہیں۔"

115) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط (الکہف:54)

ترجمہ: "اور ہم اس قرآن میں انسانوں کیلئے ہر معیار کو وضاحت سے بتا چکے۔"

116) فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (الانعام:157)

ترجمہ: "تو تمہارے پاس آقا کی طرف واضح دلیل آ چکی۔"

معلوم ہوا قرآن کی کسی بھی آیت کو مجمل، تفصیل طلب کہ مکمل کلام پڑھنے کے بعد اس کے نا سمجھ آنے کا دعویٰ کرنا یہ ایک سوسولہ (116) آیات مقدسات کا انکار ہے کیونکہ قرآن کا ہر مضمون و آیت تفصیل سے خالی نہیں وضاحت شدہ ہے۔"

الصلوۃ اور الزکوۃ کی توضیح

یہ دلائل سننے کے بعد معترض سب سے پہلے الصلوۃ والزکوۃ کے بارے میں پوچھتا ہے کہ ہم تو نماز پڑھتے ہیں اس کا طریقہ تو قرآن میں کہیں نہیں اور الزکوۃ کی جمع گھٹا بھی اس میں نہیں تو ایسا کیسے! اس پر ہم ایک اچھی کتاب لکھ چکے ہیں بنام "معرفۃ الصلوٰۃ" دراصل الصلوۃ عربی زبان کا لفظ ہے تو قدیم اہل عرب جسے صلوۃ بولتے تھے وہی ہے اس کی ادائیگی فرض ہے اس کے بعد علماء کا اخلاف ہے بعض نے کہا کہ الصلوۃ مروجہ نماز کو ہی کہا جائے گا اور بعض نے کہا الصلوۃ دین کے درس و تعلیم کو کہتے ہیں جب نماز میں تعلیمِ قرآن ہو تو وہ الصلوۃ ہے ورنہ نہیں۔ شاید اور بھی قول ہیں لیکن کوئی اس لفظ کو مجمل نہیں مانتا کہ قدیم عربی جاننے والے کو الصلوۃ سمجھ نہیں آسکتا جب تک کوئی روایت نہ دیکھ لے۔ دورِ رسول کے کسی جاہل عربی پر بھی قرآن پڑھ دیا جاتا تو اسے سمجھ آجاتا کہ الصلوۃ کیا ہے اور چونکہ ہم عربی نہیں ہیں تو ہم کو قدیم عربی سیکھنا ضروری ہے ورنہ قرآن سمجھ نہ آئے۔

اب رہا الزکوۃ تو یہ عربی لفظ ہے اہل عرب اضافی شی کو الزکوۃ بولتے ہیں جیسے کہ لغات اس پر شاہد ہیں [1] تو الزکوۃ کا ترجمہ ہوتا ہے کہ "اضافی مال دے دو" جو بھی حدِ ضرورت سے زائد مال ہے اسے دینا فرض ہے۔ لفظ الزکوۃ یا یہ آیت مجمل، وضاحت سے خالی نہیں جیسے قرآن کے دیگر الفاظ کا ترجمہ ہوتا ہے انکا بھی ایسے ہی ہوگا۔

جنہیں نفاق کا مرض لاحق ہے وہ اس طرح بھی تنقید کرتے ہیں کہ حج کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے تو جواب یہ ہے کہ جتنا حج کے بارے میں قرآن میں ہے حج اتنا ہی ہے باقی جو روایتوں میں ہے کتاب اللہ کے مطابق کیا جائے گا ورنہ رد کر دیا جائے گا حتیٰ کہ پوری سورہ حج قرآن میں ہے۔ بقرہ اور مائدہ میں بھی حج کے قوانین موجود ہیں۔

حدیث رسول کا شرعی مقام:

گذشتہ براھین قاطعہ سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ کتاب اللہ ہر دین اسلام کی بات کو تفصیل اور وضاحت سے بتاتی ہے وکافی اور شافی ہے۔ اب رہی حدیث رسول تو وہ کتاب اللہ کے تابع ہے یعنی اس میں وہی ہوتا ہے جو کتاب اللہ میں پہلے سے ہے باقی اگر کوئی روایت کتاب اللہ سے خارج کوئی شرعی بات ثابت کر رہی ہو تو اس میں تاویل کر کے کتاب اللہ کے مطابق کیا جائے گا ورنہ وہ موضوع ہے۔

مجازی معنی بھی کبھی ظاہر ہوتا ہے:۔

کتاب اللہ میں خلاف ظاہر مفہوم کا ارتکاب حرام ہے کیونکہ پوری کتاب ظاہر و واضح ہے، مفصل ہے، مفسر ہے لیکن کبھی حقیقی معنی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی مجازی معنی جس کا علم ہمیں کلام کے تناظر اور سیاق وسباق سے ہوتا ہے۔ عام زبان میں بھی ایسا ہے۔ مثلاً " زید گندم کا آٹا کھاتا ہے۔" تو ظاہر یہ ہے کہ زید گندم کے آٹے کی بنی ہوئی روٹی کھاتا ہے نہ کہ کچا آٹا کھاتا ہے یہ معنی مجازی ہے لیکن ظاہری معنی ہے اور یہ ہی معمول بہ ہوگا۔

ظواہر نصوص پر عمل کرنے کا حکم:

قرآن مبین کے ظاہر پہ عمل فرض ہے اور اس میں تاویل وتوضیح کرنا قرآن کو تبدیل کرنا ہے جس کی تشریح گذر چکی اور جو یہ کہے کہ فلاں آیت اپنے ظاہر پر نہیں تو وہ یہ دعوی کرتا ہے کہ نبی نے رسالت کی تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا کیونکہ نبی پر بالکل وضاحت سے پہنچا دینا فرض تھا اگر نبی اس میں قصداً یا

غلطی سے کچھ تبدیلی کر دیتے تو اللہ انہیں عذاب دیتا یا غلطی کی اصلاح کر دیتا اور اللہ نے نبی پر کتاب اتاری تھی تو لکھی ہوئی شیئے میں غلطی ناممکن ہے، بہر حال کسی آیت کو اپنے ظاہر پر نہ ماننا رسول کی گستاخی ہے کہ انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کر کے گناہ کیا یا جبرئیل سے کچھ غلطی ہوئی یا اللہ سے غلطی ہوئی۔ معاذ اللہ کہ وہ کوئی قید یا استثناء یا تخصیص کرنا بھول گیا اور جب آیت ادھوری ہے تو اس کو پڑھ کر گمراہ ہی ہوں گے کیونکہ مکمل تفصیل اس میں نہیں یا کوئی لفظ وضاحت شدہ نہیں مجمل ہے۔ اب آپ کو طے کرنا ہے کہ اللہ کی کتاب ہدایت ہے یا گمراہی؟

نصوص کا تعارض ناممکن ہے:-

کتاب اللہ کی آیتوں میں تعارض نہیں ہوتا لیکن ایسا ہوتا ہے کہ ایک آیت کسی شے کے حلال ہونے کو ثابت کرتی ہے اور دوسری آیت اسی شے کو حرام ثابت کرتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا آپس میں تعارض واختلاف ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک آیت میں مزید وضاحت وقید لگا کر اور اس میں تاویل کر کے دوسری آیت کے مطابق کر دیں یا یہی حشر دوسری آیت کا کر کے پہلے آیت کے مطابق کر دیں بلکہ دونوں حکم حق و سچ ہیں۔ وقت کی مناسبت سے جس حکم پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو اس پر عمل فرض ہے۔ قرآن میں کوئی تعارض واختلاف نہیں فرمایا:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء:82)

ترجمہ: "اگر وہ قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو ضرور وہ اس میں کثرت سے اختلاف پاتے۔"

اگر قرآن کے ظواہر میں تعارض ہوتا ہے تو قرآن کلام اللہ نہیں بلکہ جھوٹ ٹھرے گا کیونکہ اس میں تعارض نہ ہونا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ دو حکم میں سے جو زیادہ بہتر لگے اس کی اتباع کرنا ضروری ہے۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (الزمر:55)

ترجمہ: "جو کتاب تمہاری طرف تمہارے آقا کی جناب سے اتاری گئی اس کے زیادہ بہتر پہلو کی اتباع کرو۔"

وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا (الاعراف:145)

ترجمہ: "اور اپنی قوم کو حکم دے کہ وہ اسکی زیادہ بہتر صورت کو لیں۔"

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (الزمر:18)

ترجمہ: "جو لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کی زیادہ بہتر صورت کی اتباع کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور وہ حق پرست ہیں۔"

واقعہ نزول آیت قرآن کی آیت میں تبدیلی نہیں کرتا:

نزول آیت کا واقعہ قرآن میں تبدیلی کیسے کر سکتا ہے جبکہ قرآن خود وضاحت شدہ ہے اسے کسی تفصیل و تفسیر کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اللہ نے اسے کسی زمانے کے ساتھ قید کر کے نازل کیا بلکہ قیامت کی گھڑی تک کیلئے ہے لہٰذا یہ کہنا حرام ہے یہ آیت فلاں لوگوں کیلئے اتری ہے، مشرکین مکہ کیلئے اتری ہے یا نصاریٰ یا یہودیوں کیلئے اتری ہے۔ یہ قرآن سب کیلئے ہدایت کی کتاب ہے، صرف یہود یا نصاری یا مشرکین مکہ کیلئے نہیں اور جب اللہ نے کسی حکم و آیت کو کسی گروہ کے ساتھ خاص نہیں کیا تو شانِ نزول سے کیسے خاص ہو سکتا ہے۔ شان نزول کو آیت میں مؤثر ماننا مطلب آیت کو مجمل و وضاحت طلب ماننا کہ جب تک شان نزول معلوم نہ ہو ہدایت جو اس آیت میں ہے معلوم نہیں ہو سکتی، کس کیلئے ہے، یہ سب کفریات ہیں اور 116 آیتوں کا انکار جو ہم لکھ چکے ہیں۔

اجماع مسلمین کوئی دلیل نہیں ہے:

بعض لوگ اس بات کو دلیل مانتے ہیں کہ جس معاملے پر دنیا کے سارے مسلم جمع ہو جائیں تو اسے ماننا ضروری ہو جاتا ہے اگرچہ اسکی دلیل معلوم نہ ہو یا ان کی دلیل اللہ کے کلام کے مطابق نہ ہو تو

آیت اور حدیث کو چھوڑ اجماع مسلمین کو حق مانا جائے گا، یہ کفر و شرک ہے۔

سچا عقیدہ اسلامی نظریہ یہ ہے کہ جب سارے مسلم کسی بات پر جمع ہو جائیں تو ہم دیکھیں گے کہ ان کی بات کتاب اللہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر مطابق ہو تو مقبول ہے ورنہ نہیں کیونکہ اللہ کی وحی کے سوا کچھ دلیل و حجت نہیں۔ مسلموں کا کسی بات پر جمع ہو جانا اس کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ یہ بے دلیل ہے اور کیونکہ اللہ نے فرمایا:۔

1) يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (البقرة:142)

ترجمہ: "وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے۔"

2) وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (البقرة:213)

ترجمہ: "اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی رہنمائی کرتا ہے۔"

3) ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (الانعام:88)

ترجمہ: "یہ اللہ کی ہدایت ہے اس سے جسے چاہتا ہے اپنے غلاموں میں سے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ ہدایت اللہ کی ملکیت میں ہے وہ اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، ممکن ہے وہ کسی معاملے میں کسی دور کے سارے مسلموں کی رہنمائی نہ کرے اور بعد والے ایک شخص یا ایک جماعت کو ہدایت دے دے یہ اس کی مرضی ہے۔ اجماع کو دلیل ماننا مطلب کہ اللہ پر لازم ہے کہ کسی دور کے سارے مسلموں کو ہدایت دے اور بعد والوں کو گمراہ ہی رکھے اور ہدایت دینے کے معاملے میں اس کا اختیار وہاں ختم ہو جاتا ہے جہاں سارے مسلم کسی بات پر جمع ہو جائیں۔

کسی دور میں مسلمین کا کسی بات پر اجماع واقع نہیں ہوا:۔

دور قدیم یا جدید کے ہر ہر مسلمین جب کسی دینی معاملے پر جمع ہو جائیں تو اسے اجماع مسلمین کہا جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ کی موت کے بعد ہر دور میں لاکھوں مسلمین رہے ہیں، ان میں سے ہر ایک کا کسی فیصلے پر جمع ہونا پتہ کیسے چلے گا اور ہر ہر مسلم کا نظریہ بسند صحیح منقول ہوا ہے یا ہو سکتا ہے؟ ایسا

کبھی نہیں ہوا لہٰذا جو یہ کہے کہ فلاں دور میں مسلموں کا اس امر پر اجماع ہو گیا تھا وہ جھوٹا ہے۔

دس بارہ لوگوں کے کسی معاملے پر جمع ہو جانے سے اجماع واقع نہیں ہو جاتا بالفرض مرد کیلئے ریشم کے حلال نہ ہونے پر دس علماء کے تفقہ منقول ہیں باقی حلال ہونے پر کسی عالم کا قول و تفقہ منقول نہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مرد پر ریشم کے حرام ہونے پر اجماع مسلمین ہو گیا یہ تو ایک مذاق ہے کہ لاکھوں میں سے چند کا تفقہ پیش کر کے اجماع کا دعویٰ کر دیا جائے اور باقی لاکھوں کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں اور اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ بھی ان دس بارہ کے مطابق ہی ہوں گے۔ اس وجہ سے منقول نہیں ہو سکا کسی شے کا منقول نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوتا۔ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سے ان کی آراء منقول ہیں باقی چند کے سوا کسی رائے پر دلیل منقول نہیں۔ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی دلیل تو ہو گی جیسی بھی ہو لیکن منقول نہیں۔ ایسے بہت سی باتیں یا دیں تاریخ قصص آدم سے لے کر اب تک کچھ صحیح طرح منقول نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہے ہی نہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ انکے مخالف آراء منقول نہیں تو مخالفت ہے ہی نہیں، غلط ہے۔ بہر حال کسی دور میں اجماع کا صدور نہیں ہوا اور حیات نبوی میں اجماع کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی یہ سب جانتے ہیں۔

<u>**قیاس کسے کہتے ہیں اور اس کا بطلان:**</u>

قیاس ماننے والے قیاس کی تعریف یوں کرتے ہیں، اصل کے حکم کو فرع میں ظاہر کرنا۔ اس علت کی وجہ سے جو دونوں میں مشترک ہو، انہوں نے اسکے شرائط بھی رکھے ہیں:۔

1) جو قیاس سے ثابت ہو رہا ہو وہ کسی نص شرعی کے خلاف نہ ہو۔
2) جو امر قیاس سے ثابت ہو رہا ہو کسی نص شرعی کے حکم کو تبدیل نہ کر رہا ہو۔
3) جو امر قیاس سے ثابت ہو رہا ہو وہ عقل میں آتا ہو۔
4) قیاس کر کے شرعی حکم دیکھا جائے نہ کہ لغوی معاملہ۔
5) جو امر قیاس سے ثابت کیا جا رہا ہو وہ پہلے سے کسی نص شرعی سے ثابت نہ ہو۔

ان شرائط کے حساب سے کوئی قیاس اپنے شرائط پر نہیں اترتا کیونکہ ہر قیاس میں پانچویں

شرط نہیں ہوتی کیونکہ قرآن ہر مسئلے کا حل صاف صاف بتا دیتا ہے تو اب قیاس سے مدد لینے کا مطلب پانچویں شرط کی پاسداری نہیں ہوئی۔

دوسری بات قیاس ایسے حکم کو ظاہر کرتا ہے جو مخفی ہو، قرآن سے واضح نہ ہو، حالانکہ کتاب اللہ کی 116 آیتیں بتاتی ہیں کہ اللہ حکم کو وضاحت سے بتا دیتا ہے تو کوئی حکم مخفی نہیں جو ظاہر کرنے کیلئے قیاس کیا جائے، قیاس کرنا قرآن کا انکار ہے اور سخت کفر اور ابلیس کا طریقہ و مذہب ہے کیونکہ وہ تھا جس نے اللہ کے فرمان کے مقابلے میں قیاس کیا تھا اور ہر قیاس قرآن کے مقابلے میں ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر بات کی تفصیل کر دیتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ قیاس کو مستقل ماننا کتاب اللہ کی کفایت کا انکار ہے کہ قرآن مجید کافی نہیں، ہمارا ماننا یہ ہے کہ قیاس کسی کا بھی ہو قرآن پر پیش کیا جائے گا اگر اس کے موافق ہو تو قبول ہو گا ورنہ مردود ٹھہرے گا۔

میرا ایک مناظرہ اور دفاعِ قرآن مجید:

دینِ اسلام کے ماخذ پر میرا ایک مناظرہ ہوا، میں نے مخالف سے پوچھا، حق و باطل کی معرفت کیلئے آپ کس طرف رجوع کرتے ہیں، اس نے کہا قرآن کی طرف وہاں سے حل نہ ملے تو حدیث کی طرف اور وہاں سے بھی حل نہ ملے تو اجماع کے طرف اور وہاں سے بھی حل نہ ملے تو قیاس کریں گے، میں نے جواباً کہا اگر قیاس سے حل نہ ملے تو کیا کرو گے تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

کیا یہ لوگ اللہ کی وحی اور اس کے دین کو مکمل مانتے ہیں یا نہیں، جو انہیں ہر معاملے کا شرعی حل اللہ کی وحی سے نہیں ملتا۔ اگر اللہ نے اپنی وحی پر شریعت مکمل کر کے نازل کر دی ہے تو یہ جملہ کیوں بولا جا رہا ہے کہ ہمیں فلاں بات کا حل اللہ کی وحی سے نہیں ملا لہٰذا انسانوں کے اقوال اور قیاس کی طرف رجوع کرنا ہو گا کیسا دین اسلام ہے جو ہمیں کثیر باتوں کو وضاحت سے بتانے کے بجائے ہمیں لوگوں کے اقوال اور قیاس پر مجبور کر ڈالتا ہے، الامان والحفیظ، اس عقیدہ بد سے۔

ایک دوسرے شخص سے میری بات ہوئی یہ سوالات پوچھے تو اس نے کہا قیاس کرنے سے ہر

بات کا شرعی جواب مل جاتا ہے تو میں نے کہا کہ تمہارا قیاس اللہ کے کلام سے افضل و ابلغ ہے کہ کلام اللہ تک ہر بات کا شرعی جواب نہیں ملتا اور تمہارے قیاس تک سب مل جاتا ہے، اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

محمد رسول اللہ پر سوائے کتاب اللہ کے کوئی وحی نازل نہ ہوئی:

اہل اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن کتاب اللہ وحی ہے یا نہیں۔ بے شک وہ وحی الہامی کتاب ہے جو اختلاف کرے گا حدِ اسلام سے نکل جائے گا۔ اب سوال ہے اس غلط فہمی پر کہ احادیث رسول بھی قرآن سے ہٹ کر وحی ہوئی ہیں یا وہ وحی نہیں ہیں۔ اس کا بالکل یہ مطلب نہیں کہ احادیث سے انکار کر دیا جائے، ہاں خلاف اسلام روایات جو انسانی اختراع و افتراء ہے اس کا انکار فرض اور نہ کرنا سخت حرام اور ابدی جہنم کا سامان ہے۔

کتاب عزیز میں جگہ جگہ اللہ واحد قہار نے اس کی تشریح کی ہے کہ اس نے نبی پر اپنی واضح کتاب کے سوا کچھ وحی نہیں کی۔ ہم اس پر براھین الہامیہ پیش کریں گے، اس کے بعد احادیث کی حیثیت بیان کریں گے:

1) فرمایا: فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ (الجاثیہ:6)

ترجمہ: ”تو اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد وہ کس کلام پر ایمان لائیں گے۔“

معلوم ہوا اللہ اور اس کی آیتوں کے سوا کسی اور بات پر ایمان رکھنا ضروری نہیں، اگر حدیث بھی وحی ہے تو اس پر ایمان رکھنا فرض کیوں نہیں قرار دیا کیوں اسے ایمان کے دائرے سے خارج کر دیا۔

2) فرمایا: وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ (الشوریٰ:15)

ترجمہ: ”اور کہہ دے جو کچھ اللہ نے نازل کیا یعنی کتاب میں اس پر ایمان لایا۔“

اللہ نے ما انزل اللہ (جو کچھ اللہ نے نازل کیا) اس کی تشریح صرف کتاب سے کی جس کے بارے میں ہمیں ایمان کا دعویٰ کرنے کا حکم دیا، معلوم ہوا وحی صرف کتاب ہے۔

3) وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ (الکہف: 27)

ترجمہ: "اور جو کچھ تیری طرف وحی کی گئی یعنی تیرے آقا کی کتاب اسے پڑھا کر۔"

4) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (العنکبوت:45)

ترجمہ: اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا یعنی اللہ کی کتاب اسے پڑھا کر۔"

5) وَالَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ (فاطر:31)

ترجمہ: "اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی یعنی الہامی کتاب وہ سچ ہے۔"

معلوم ہوا کہ وحی الٰہی صرف کتاب اللہ ہے کیونکہ اللہ وحی کی تشریح اور بیان میں صرف کتاب کو ہی بتا رہا ہے کسی روایت کو وحی کی تشریح میں شامل نہیں کیا۔

6) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (النحل:89)

ترجمہ: "ہم نے تجھ پر الہامی کتاب نازل کی جو ہر بات کو صاف صاف بتاتی ہے۔"

7) مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰی وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (یوسف:111)

ترجمہ: "وہ ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے، بلکہ جو اسکے سامنے ہے اس کو سچ مانتی ہے اور ہر بات کی تفصیل ہے اور ہدایت اور رحمت ہے، بات ماننے والوں کے لئے۔"

8) وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا (الاسراء:12)

ترجمہ: "اور ہم ہر بات کی اچھی طرح تفصیل کر چکے۔"

9) وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (الانعام:119)

ترجمہ: "اس نے تمہارے لئے اس کی تفصیل کر دی جو بھی اس نے تم پر حرام کیا ہے۔"

اس مجموعہ آیات بینات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن ہر بات کی تفصیل کر دیتا ہے، سارے محرمات اس میں تفصیل سے مذکور ہیں، تو ظاہر ہے حدیث بھی قرآن کے سوا وحی ہوتی تو اللہ کی کتاب ہر بات کی تفصیل نہ ٹھہرتی کیونکہ وحی پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

10) مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (الانعام:38)

ترجمہ: "ہم نے اس کتاب میں کچھ نہیں چھوڑا"

اگر اللہ کا دعویٰ مذکور سچا ہے تو حدیث وحی نہیں کیونکہ اس کی کتاب میں ہی ساری ہدایت ہے۔

11) اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (العنکبوت:51)

ترجمہ: "کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر الہامی کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر بتائی جاتی ہے، بے شک اس میں ضرور رحمت اور نصیحت ہے، ماننے والوں کے لئے۔"

معلوم ہوا نصیحت اور ہدایت کیلئے اللہ کی کتاب ہی کافی وشافی ہے، اگر حدیث بھی علیحدہ وحی ہے تو یہ آیت جھوٹی ٹھہری۔

12) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (الاسراء:89)

ترجمہ: "اور ہم انسانوں کیلئے اس قرآن میں ہر مثال کو صاف صاف بتا چکے۔"

13) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ (الکہف:54)

ترجمہ: "اور ہم انسانوں کیلئے اس قرآن میں ہر مثال کو صاف صاف بتا چکے۔"

14) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (الزمر:27)

ترجمہ: "اور ہم نے انسانوں کے خاطر اس قرآن میں ہر مثال کو بتا دیا۔"

15) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (الروم:58)

ترجمہ: "اور ہم نے انسانوں کے خاطر اس قرآن میں ہر مثال کو بتا دیا۔"

اس آیات مقدسات میں توجہ کریں کہ ان میں اللہ یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ اس قرآن میں ہر مثال کو وضاحت سے بتا چکا۔ معلوم ہوا قرآن سے ہٹ کر ہمارے لئے کوئی شے مثال کی حیثیت نہیں

رکھتی، اگر حدیث قرآن کے سوا وحی ہوتی تو ضرور قرآن ہر مثال کو محیط نہ ہوتا وہ بھی مثال و معیار ٹھہرتی۔

16) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ (النساء:136)

ترجمہ: ”اے ایمان لانے والوں ایمان برقرار رکھو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی۔“

اس آیت میں اللہ نے اپنے رسول پر جو اس نے نازل کیا، اس میں صرف کتاب پر ایمان برقرار رکھنے کا حکم دیا اور اگر حدیث علیحدہ وحی ہے تو صرف الہامی کتاب پر ایمان لائے رکھنے کا حکم نہ ہوتا۔

17) اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (الزمر:41)

ترجمہ: ”بے شک ہم نے تجھ پر انسانوں کیلئے حق کے ساتھ الہامی کتاب نازل کی ہے تو جو ہدایت لے گا تو وہ اپنے نفس کے فائدے کیلئے لے گا اور جو گمراہ ہوگا تو وہ صرف اس کے نقصان کے لئے گمراہ ہوگا۔“

توجہ کریں اللہ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے جو شے نازل کی اس میں کتاب اللہ کے سوا کسی اور چیز کو بیان نہیں کیا کہ ہم نے تجھ پر کتاب اور حدیث انسانوں کیلئے حق کے ساتھ نازل کی تو حدیث کو وحی کا مقام کیسے مل گیا۔

18) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الشوریٰ:52)

ترجمہ: ”اور اسی طرح ہم نے تیری جانب ایک جان یعنی اپنا حکم وحی کیا، تجھے پتا نہیں تھا کہ کتاب اللہ کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے اسے نور بنایا جس سے ہم جسے چاہتے ہیں،

اپنے غلاموں میں سے ہدایت دیتے ہیں۔"

توجہ کریں اس میں دوطرح سے ہمارے دعوے پر دلیل ہیں، پہلا یہ کہ اللہ فرمارہا ہے کہ ہم نے تیری طرف وحی کی جبکہ تو اس سے پہلے نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے، معلوم ہوا اللہ نے وحی اترنے کے بعد صرف کتاب اور ایمان پر احسان جتایا اور اگر حدیث کتاب اللہ سے علیحدہ ہدایت ہے تو ضرور اللہ حدیث پر بھی احسان جتاتا، فرماتا تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور حدیث کیا ہے اور ایمان کیا ہے، حالانکہ لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث کے بغیر اللہ کی کتاب سمجھ نہیں آسکتی اور وہ اس کی تفصیل وتشریح ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا لیکن ہم نے اسے نور بنایا جس سے ہم ہدایت دیتے ہیں، پیچھے حدیث کا تو ذکر ہی نہیں بلکہ کتاب اللہ کا ذکر ہے جس کی طرف ضمیر راجع ہو رہی ہے کہ اس کے ذریعے اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو اللہ نے ماخذ ہدایت منبع ہدایت کے مقام پر صرف کتاب اللہ کو رکھا تو بات صاف ہے۔

19) وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (الانعام:19)

ترجمہ: "(کہہ دے) اور میری طرف وحی کیا گیا یہ قرآن اس لئے کہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور جس کو پہنچے اسے ڈرادوں۔"

معلوم ہوا وحی قرآن کے سوا کچھ اور نہیں کیونکہ اللہ نے وحی کے بیان میں قرآن مبین کے سوا کسی اور کو جگہ نہیں دی، اگر حدیث قرآن کے سوا وحی ہے تو اللہ وحی کے بیان میں صرف قرآن پر اکتفا نہ کرتا فرماتا "کہہ دے میری طرف وحی کیا گیا یہ قرآن اور یہ حدیث تاکہ میں تمہیں ان دونوں کے ذریعے سے ڈرادوں۔"

دوسرا طریقہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ نے "لانذرکم بہ" فرما کر یہ واضح کر دیا کہ نصیحت کا ذریعہ اور ماخذ صرف قرآن ہے، مثال کے طور پر اللہ نے فرمایا: (آ عمران)، ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے" اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اسلام بھی دین ہے اور یہودیت بھی دین

ہے؟ بلکہ اللہ نے دین کے معاملے میں صرف اسلام کو جگہ دی ہے تو اسلام کے سوا اللہ کے نزدیک اور کوئی دین نہیں۔

20) وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ھٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ (یونس:15)

ترجمہ: ”اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس کے سوا دوسرا قرآن لے آ، یا اس میں تبدیلی کر دے۔“

جن حضرات کے نزدیک اکثر دین کا حصہ روایتوں میں ہے، ساری تفصیل اسلام کی روایتوں میں ہیں، روایتوں کے بغیر کہتے ہیں، قرآن سمجھ نہیں آ سکتا، اتنی بڑی ہدایت اور وحی پہ کفار نے اعتراض نہیں کیا نہ اس کی تبدیلی کا تقاضہ کیا بلکہ کہا قرآن کو بدل دے یا دوسرا لے آ۔ معلوم ہوا انہیں نصیحت صرف قرآن سے کی جاتی تھی۔

21) نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ (یوسف:03)

ترجمہ: ”ہم تجھے سب سے بہتر قصہ بتا رہے ہیں اس وحی کے ذریعے جو ہم نے تیری طرف کی ہے، یہ قرآن۔“

اس آیت میں اللہ نے وحی کے بیان میں صرف قرآن کو جگہ دی تو وحی کے بیان میں اس کی جگہ کہاں ہے جس پر قرآن سمجھنا موقوف ہے؟

22) وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا (الفرقان:30)

ترجمہ: ”اور اللہ کا پیغام لانے والا کہے گا اے آقا بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔“

اس میں زبردست دلیل ہے کہ قرآن ہی ہدایت ہے، توجہ کریں، رسول اللہ کے پاس صرف قرآن کو چھوڑنے کی شکایت کرے گا، اپنی شکایت میں اس حدیث کو جگہ نہیں دے گا جسے لوگ قرآن کی

آیتوں کو منسوخ کرنے والی اس میں تخصیص وتقیید کرنے والی اس کی تفصیل و وضاحت کرنے والی ہدایت ووحی مانتے ہیں، اگر روایتوں کو چھوڑنے پر پکڑ ہوتی تو ضرور رسول اسکی بھی شکایت کرتا، معلوم ہوا وحی صرف کتاب اللہ ہے۔

23) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً (الفرقان:32)

ترجمہ: "اور کفار نے کہا، اس پر قرآن ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا گیا۔"

غور کریں کفار نے صرف قرآن کے ایک ساتھ نہ اترنے پر تنقید کی، حالانکہ اہل روایت کے نزدیک قرآن کے سوا حدیث بھی کفار کیلئے ہدایت ونصیحت ہے تو اس کے اترنے یا ایک ساتھ یا الگ الگ اترنے پر تنقید کیوں نہ کی، اگر واقعی روایتوں سے کفار کو نصیحت کی جاتی، ان پر ایمان لانے کو کہا جاتا، ضرور وہ بھی ان کے لئے محل اعتراض وتنقید ہوتیں۔

24) اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (النمل:91،92)

ترجمہ: (کہہ دے) مجھے صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے آقا کی تابعداری کروں جس نے اسے حرمت بخشی اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم ہوجاؤں اور یہ کہ میں قرآن کی پیروی کروں تو جو ہدایت لے گا تو وہ ہدایت صرف اپنے نفس کے فائدے کیلئے لے رہا ہے اور جو گمراہ ہوگا تو کہہ دے میں صرف ڈرانے والا ہوں۔"

یہ آیت اس بات پر زبردست دلیل ہے کہ قرآن کے سوا حدیثیں اور روایتیں بالکل حجت نہیں کیونکہ اللہ نے اس آیت میں فرائض یعنی جن کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، انہیں تین باتوں میں بند کردیا (1) میں ہم اللہ کی تابعداری کریں (2) ہم مسلم ہوجائیں (3) قرآن کی پیروی کریں۔

ان تین باتوں کے سوا کسی شے کی پیروی ہم پر لازی نہیں کی "انما" یعنی صرف فرما کر تین چیزوں میں حکم کو بند کیا اور ان میں قرآن کے سوا حدیث وروایتیں شامل نہیں، لہٰذا ہمیں ان کی پیروی کا

حکم نہیں، اگر وہ وحی یا حجت ہوتیں ضرور وہ لازمات کے حصہ و احاطے میں شامل ہوتیں۔

25) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ (سباء:31)

ترجمہ: "اور کفار نے کہا ہم ہرگز اس قرآن اور جو پچھلی کتابیں ہیں ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔"

توجہ کریں کفار نے صرف قرآن اور گذشتہ کتابوں پر ایمان لانے کا انکار کیا، معلوم ہوا انہیں قرآن کے سوا حدیث سے نصیحت نہیں کی جاتی تھی، نہ انہیں حدیث کے من جانب اللہ ہونے کے بارے بولا جاتا تھا اور نہ وہ حدیث پر بھی ایمان لانے کا انکار کرتے۔

26) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (فصلت:26)

ترجمہ: "کفار نے کہا اس قرآن کو مت سننا اور اس میں خلل ڈال دو تاکہ تم غالب ہو جاؤ۔"

توجہ کریں کفار کو صرف قرآن سے تکلیف تھی، انہوں نے صرف قرآن سننے سے روکا اور صرف اس میں خلل ڈالنے کی بات کی، اگر رسول اور نیک مؤمنوں کی قرآن کے سوا حدیث پر بھی ایمان لانے کی دعوت تھی تو ضرور کفار ماسوا کتاب اللہ، حدیث و روایتوں سے بھی لوگوں کو روکتے لیکن انہوں نے اسے اس حیثیت پر نہیں رکھا۔

27) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ (الشوریٰ:07)

ترجمہ: "اسی طرح ہم نے تیری طرف قرآن عربی زبان میں وحی کیا تاکہ تو مرکزی شہر اور جو لوگ اس کے اردگرد ہیں، انہیں ڈرا دے اور جمع ہونے والے دن سے ڈرا دے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔"

اس آیت بینہ میں اللہ نے مرکزی شہر اور اس کے اردگرد لوگوں کو ڈرانے کیلئے صرف قرآن

ہی وحی کیا گیا اس آیت میں اللہ اس مرجع ہدایت اور ماخذ رہنمائی میں صرف قرآن مبین کو جگہ دی ہے اس کے سوا کسی حدیث وروایت کو نہیں۔

28) وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ (الزخرف:31)

ترجمہ: "اور انہوں نے کہا، اس قرآن کو دو بستیوں میں سے کسی عظیم مرد پر کیوں نازل نہ کر دیا گیا۔"

کفار نے یہ اعتراض کیا کہ قرآن عظیم مرد پر کیوں نہیں اتر گیا، اگر قرآن کے سوا حدیث بھی وحی ہے جس پر انہیں ایمان لانے کی دعوت دی جاتی تو وہ ضرور ان کے اعتراض وتنقید میں داخل ہوتی کہ ہم قرآن اور حدیث پر کیوں ایمان لے آئیں، یہ کسی بڑے شخص پر کیوں نازل نہ ہو گئے۔

29) فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (ق:45)

ترجمہ: "تو جو میری وعید سے ڈرتے ہیں انہیں قرآن کے ذریعے نصیحت کیا کر۔"

اس آیت بینہ میں بھی اللہ نے نصیحت کے ذریعے صرف قرآن کو بتایا اس کے سوا حدیث وغیرہ کو جگہ نہیں دی معلوم ہوا دین کا ماخذ صرف قرآن مبین ہے۔

30) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (الجن:1،2)

ترجمہ: "(اے مؤمن) کہہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے توجہ سے سنا تو انہوں نے کہا بے شک ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو شعور کی رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔"

توجہ کریں، اس آیت میں جنات صرف قرآن پر ایمان لا کر ہی مؤمن ہو گئے، اگر قرآن کے سوا حدیث بھی وحی ہوتی تو وہ ایسے مؤمن نہ ہوتے۔

31) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد:24)

ترجمہ: "تو کیا وہ لوگ قرآں پر توجہ نہیں کرتے یا پھر دلوں پر اس کے تالے پڑے ہوئے ہیں۔"

اگر حدیث قرآن کے سوا وحی ہوتی تو کیا حدیث پر توجہ نہ کرنے والوں کے دلوں پر تالے نہ ہوتے! ضرور ہوتے تو اسے اس مرتبے میں کیوں نہ رکھا گیا۔

32) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (الانشقاق:21)

ترجمہ: "اور جب انہیں قرآن پڑھ کر بتایا جائے تو وہ سرِ تسلیم خم نہیں کرتے۔"

ظاہر ہے کہ اگر حدیث بھی قرآن کے علاوہ وحی و نصیحت ہے تو کفار کو قرآن اور حدیث دونوں ہی پڑھ کر بتانی چاہئے کہ وہ ان پر ایمان لا کر اپنا فرض ادا کریں لیکن یہ ہوتا تھا کہ انہیں صرف قرآن پڑھ کر بتایا جاتا کہ وہ اسے مان لیں۔

ان سب آیات بینات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے محمد رسول اللہ پر کتاب اللہ کے سوا کچھ وحی نہ کیا نہ اس کے سوا کچھ حجت و ہدایت ہے بلکہ وہ خود ایک تفسیر اور وضاحت کرنے والی آیتوں پر مشتمل ہے، باقی حدیث ہے کیا اسے ہم آگے بتائیں گے۔

دین اسلام محفوظ ہے تو حدیثیں محفوظ کیوں نہ رہ سکیں:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:09)

ترجمہ: "بے شک ہم نے نصیحت نازل کی ہے اور ہم اسکے محافظ ہیں۔"

معلوم ہوا جو نصیحت اللہ نے نازل کی ہے وہ اسکی حفاظت کرتا ہے اسے ضائع ہونے نہیں دیتا جیسے پچھلے امتوں سے انکی نصیحتیں ضائع ہو جانے پر وہ گمراہ و مشرک ہو گئے تھے۔

جب یہ بات ثابت ہے کہ اللہ اپنی نازل کردہ نصیحت کا محافظ ہے تو اگر نصیحت نازلہ میں قرآن کے سوا حدیث و روایتیں بھی شامل ہیں تو حدیثیں محفوظ کیوں نہ رہ سکیں۔ احادیث کو ماننے اور نہ ماننے اور کس حدیث کو مانیں اور کس کو نہ مانیں، ان میں، علماء اسلام کا اتنا اختلاف ہے کہ سہولت سے

بتانا محال ہے، ایک ہی حدیث کو ایک محدث صحیح، دوسرا ضعیف اور تیسرا موضوع من گھڑت کہتا ہے اور دور حاضر میں جب آپ کسی اہلحدیث عالم کے پاس جائیں تو جس روایت کو وہ ضعیف بولے گا دوسرا اہلحدیث عالم ممکن ہے اسے صحیح بول دے، بریلوی سنی حضرات جن روایات کو مانتے ہیں، اہلحدیث حضرات ان کا انکار کر دیتے ہیں، خود رفع یدین کے مسئلہ میں روایتوں پر علماء کی آراء دیکھ لیں، اندازہ ہو جائے گا۔

بخاری اور مسلم کی روایتوں کے بارے میں علماء کے افکار:

جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں لکھا:

"بیان ذلک من وجوہ احدھا ان الذین انفرد البخاری بالاخراج لھم دون مسلم اربعمائۃ و بضعۃ وثلاثون رجلا المتکلم فھیم بالضعف منھم ثمانون رجلا والذین انفرد مسلم بالاخراج لھم دون البخاری ستمائۃ وعشرون المتکلم فھیم بالضعف منھم مئۃ وستون۔"

ترجمہ: "یہ (صحیح بخاری صحیح مسلم سے افضل واتقن ہے) بات کئی صورتوں سے ثابت ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جن راویوں سے حدیث لینے میں بخاری اکیلے ہیں وہ چار سو تیس سے زائد ہیں، جن میں سے 80 راوی ایسے ہیں جن پر ضعیف ہونے کے بارے میں گفتگو ہے اور جن راویوں سے اکیلے مسلم روایت لے رہے ہیں، وہ چھ سو بیس ہیں، جن میں سے ایک سو تیس (130) راویوں پر ضعیف ہونے کا کلام ہے۔"

اور کہا: "سادسھا ان الاحادیث التی انتقدت علیھما نحو مائتی حدیث و عشرۃ احادیث کما سیأتی ایضا اختص البخاری منھا باقل من ثمانین ولا شک ماقل الانتقاد فیہ ارجح مماکثیر۔"

ترجمہ: "اس میں سے چھٹی دلیل یہ ہے کہ وہ احادیث جن کی وجہ سے بخاری ومسلم پر تنقید کی گئی ہے وہ تقریباً دو سو دس (210) حدیثیں ہیں جس طرح وہ بھی جلد آئے گا، ان میں سے اسی

(80) سے کم احادیث بخاری کی ہیں اور کوئی شک نہیں کہ جس میں تنقید کم ہو وہ زیادہ تنقید والی کتاب سے زیادہ راجح ہے۔"

[تدریب الراوی النوع الاول من الصحیح، تفضیل صحیح البخاری علی صحیح مسلم]

ان عبارتوں سے واضح ہو گیا کہ بخاری کی 80 سے کم اور صحیح مسلم کی 130 سے زائد حدیثوں میں علماء کا اعتراض و انتقاد ہے تو جہ کریں حدیثوں میں کتنا اختلاف ہے جن روایتوں کو بخاری اور مسلم اپنی صحیحین میں صحیح و قابل اعتماد سمجھ کر لائے اس کے ایک بڑے حصے پر علماء نے اعتراضات کئے، نہ ان کے راویوں پر محدثوں کا اتفاق ہے، نہ انکی روایت شدہ حدیثوں پر اگر احادیث واقعی دین ہیں تو اللہ کے دعوے کے مطابق کیوں محفوظ نہ رہ سکیں، جبکہ قرآن کی ہر ہر آیت محفوظ و قطعی ہے۔

معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ دور حاضر میں شیخ البانی اور زبیر علی زئی اور دیگر عرب و عجم کے محدث موجود ہیں، آپ ان کی تخریج دیکھ لیں جس روایت کو البانی نے صحیح یا حسن مانا، اسے زبیر صاحب ضعیف کہہ دیتے ہیں، یوں ہی باقی قریب کے علماء میں یہ تنازع رہا ہے۔

مشہور کتاب المستدرک علی الصحیحین یہ محدث حاکم کی کتاب ہے، اس کتاب کی بہت سی روایتوں کو انہوں نے بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق قرار دے کر صحیح کر دیا، بعد میں آنے والے محدث ذھبی نے اس کے تعقبات میں انہیں ضعیف حتیٰ کہ موضوع تک قرار دے دیا۔

محدثوں کا حدیثوں کے راویوں میں بے پناہ تردد:

حدیث کی تصحیح و تضعیف کا اختلاف تو آپ کو محسوس ہو گیا ہے کہ کتنا ہے اور ان روایتوں کے راویوں پر بھی مقبول اور مردود ہونے میں اختلاف و اضطراب ہے، ایک ہی راوی کو ایک محدث ثقہ بولتا ہے اور دوسرا محدث ضعیف بولتا ہے اور اکثر اوقات یہ محدثین ان دعوؤں کی دلیل نہیں دیتے، بس مجرد قول ہوتا ہے، پھر جب بعد والے لوگ آئے تو انہوں نے اپنے طریقے بنائے کہ کس راوی کو مانیں اور نہ مانیں۔ جب علماء رجال کا اختلاف ہوا تو بعد والوں نے پانچ طریقے بتا دیئے کہ ان کے ذریعے علماء رجال کی بات مانو اور ہر طریقے والا دوسرے طریقوں کو غلط بولتا ہے اس کی معلومات کیلئے ابوالحسنات محمد

عبدالحی الکنوی کی کتاب "الرفع والتکمیل" کا مطالعہ کریں۔ اب یہ الگ معاملہ ہے کہ ان پانچ منہجوں میں کونسا طریقہ صحیح ہے یا سارے غلط ہیں۔

صحیح بخاری کا مشہور راوی اسماعیل بن ابی اویس اسکے بارے میں علماء نقد و جرح کے اقوال سنیں اور اضطراب دیکھیں:

احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی اس کی روایت لے سکتے ہیں۔ ابن معین نے ایک قول میں کہا کہ یہ سچا ہے لیکن حدیث صحیح طرح ادا نہیں کرتا۔ ابن معین سے دوسرا قول ہے یہ راوی اور اس کا والد ضعیف ہے۔ ابن معین سے تیسرا قول ہے یہ اور اسکا والد حدیث چوری کرتے تھے۔ محدث یحییٰ سے مروی ہے کہ یہ روایت ملا دینے والا ہے، غلطی کرتا ہے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ محدث نسائی سے مروی ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔ نصر بن مسلمہ مروزی سے منقول ہے کہ ابن ابی اویس کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین سے مروی ہے ابن ابی اویس دو پیسے کا بھی نہیں ہے۔ ابن حزم نے المحلی میں فرمایا ابوالفتح نے کہا، مجھے سیف بن محمد نے بتایا، ابن ابی اویس احادیث گھڑتا تھا۔ دارقطنی نے کہا میں اس راوی کی روایت صحیح نہیں سمجھتا۔

[تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی، حرف الالف]

<u>حدیث اور اس کی حیثیت:</u>

حدیث رسول ان کے اقوال و افعال وصفات کو کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ و ہسٹری یہ کوئی وحی نہیں۔ اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پر عمل کیا اور دنیوی اعتبار سے اپنے جائز رواج کے مطابق زندگی گزاری اور قرآن پر عمل کو آسان بنانے کیلئے کوئی طریقہ ایجاد کر دیا، مثلاً شرک، زنا، چوری، شراب نوشی، جوا وغیرہ، جو قرآن میں حرام کر دیئے گئے، ان سے روکنا یا مٹی کے برتن کا استعمال، عمامہ و تہبند پہننا یا گدھے یا اونٹنی پر سواری کرنا۔ بے شک ہم انہیں مانتے ہیں لیکن دین کا حصہ و وحی اور مستقل حجت نہیں مانتے۔

ہر وہ روایت جو قرآن عزیز پر دینی اضافہ کرے وہ مردود ہے۔ یہ قرآنی اصول ہے کیونکہ

رسول خود سے دین نہیں گھڑتے تھے۔ وحی کی تبلیغ کرتے تھے، اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر الزام لگا دے۔

محدثین کے اصول اور اللہ کے اصول وضوابط:

جب ایک روایت محدثین کے وضع کردہ اصول کے مطابق صحیح ہو یا کسی محدث نے اسے قبول کرلیا لیکن قرآن کے اصول کے مطابق وہ مردود ہوتو ایک مؤمن کن اصولوں کو اختیار کرے گا، کیا وہ انسانی وضع کردہ اصولوں کی وجہ سے قرآن کا انکار کرکے اپنی آخرت برباد کردے اور مستحق نار ہوجائے، کیا یہ قرآن کی تکذیب و بدسلوکی نہیں؟

احادیث رسول سے کتاب اللہ کے کافی ہونے پر وضاحت:

دارقطنی نے اپنی سنن میں علی بن ابوطالب سے روایت کیا، انہوں نے کہا نبی نے فرمایا: ”میرے بعد جلد ایسے راویوں کے آنے کا امکان ہے جو میری طرف سے حدیث روایت کریں گے تو تم لوگ ان کی حدیث کو قرآن پر پیش کرنا تو جو قرآن کے مطابق ہو تو اسے لے لینا اور جو مطابق نہ ہو اسے ترک کردینا۔ (سنن الدارقطنی باب عمر کا ابوموسی اشعری کی طرف خط)

معلوم ہوا، معیار صرف کتاب اللہ ہے، حدیث جو لوگ روایت کرر ہے ہیں، انہیں قرآن پر پیش کیا جائے گا، جو موافق ہو تو اسے لیں گے ورنہ نہیں، یہ روایت اصول قرآن کے مطابق صحیح ہے۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں سلمان فارسی سے روایت کیا، انہوں نے کہا رسول اللہ سے گھی اور مکھن اور گورخر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے کہا: ”حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہو اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے۔“

(سنن ابن ماجه، باب اکل الجبن و السمن)

یہ روایت اصول قرآن کے مطابق صحیح ہے اور شیخ البانی اور شعیب الارنؤوط نے بھی اس روایت کو حسن قرار دیا اور حاکم اسے المستدرک میں باب الاطعمۃ میں لائے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں تفسیر شدہ ہے۔

توجہ کریں اس حدیث کے مطابق حلال وحرام کا دارومدار کتاب اللہ پر ہے جو کتاب میں حلال ہے، وہ حلال ہوگا جو کتاب میں حرام کردیا ہے وہ حرام ہوگا اور جس سے سکوت ہے وہ معاف ہے۔

مشہوراعتراضات اوران کے جوابات:

قرآن کے کفایت کے خلاف جو استدلالات کئے جاتے ہیں ان میں سے وہ استدلالات جو اہل روایت کے بڑے علماء نے پیش کیے ہم ان کے جوابات دے رہے ہیں، باقی استدلالات کے جوابات کتاب کوطوالت دینے اور وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں۔مشہوراستدلالات سے کتاب اللہ کی کفایت کا انکار کرنا بھی لا پرواہی کا نتیجہ ہے اور اہل روایت کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو اس وجہ سے ایمان نہیں لانا چاہتی کہ یہ بات ان کے بڑوں سے سنی نہیں گئی، اگران کے بڑے قرآن کی کفایت کو مانتے تو ضرور یہ لوگ بھی اس کو مانتے۔

1) اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (التوبۃ:31)

ترجمہ: "انہوں نے اپنے علماء اور اپنے درویشوں کو اللہ کے سوا آقا بنالیا۔"

2) مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ (ص:7)

ترجمہ: "ہم نے یہ بات آخری مذہب میں نہیں سنی یہ صرف ایجاد کی ہوئی بات ہے۔"

3) وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ (القصص:36)

ترجمہ: "ہم نے یہ بات اپنے پہلے والے اکابرین سے نہیں سنی۔"

انبیاء کا طریقہ یہ تھا کہ دلیل کی سختی سے پیروی کرتے تھے اور مشرکین اپنے اکابر سے متأثر ہوتے تھے اور انہیں دلیل کا رتبہ دے کر شرک میں پڑے ہوئے تھے۔

1) اعتراض:

اللہ نے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم:4-3)

ترجمہ: "وہ خواہش سے نہیں بولتا یہ وحی ہی ہے جو کی جاتی ہے۔"

معلوم ہوا، نبی کے زبان سے جو بھی بات نکلتی ہے وہ وحی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا حدیث بھی وحی ہوئی۔

جواب: اس آیت میں ایسا کہیں بھی نہیں، بلکہ فرمایا یہ جارہا ہے کہ: "نبی خواہش سے نہیں بولتا، وحی سے بولتا ہے۔" اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے، ہر مومن کا یہ بھی عقیدہ ہے کسی بھی فرقے کا یہ نظریہ نہیں کہ نبی وحی سے نہیں خواہش سے بولا کرتا تھا لیکن اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ وحی کی دو قسمیں ہیں، ایک قرآن اور دوسری حدیث ہے۔

بالفرض نبی اپنی کسی زوجہ سے کہیں کہ تم کھانا تیار کرو میں غسل کر کے یا استنجاء کر کے آتا ہوں، کیا یہ بھی وحی ہے؟

فرمایا: يَآيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ (التحریم-1)

ترجمہ: "اے نبی جو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا تو اسے اپنی ازواج کی خواہش کی طلب میں کیوں حرام کرتا ہے۔"

نبی کا ہر قول وحی سے منجانب اللہ ہے تو نبی کی اس تحریم ذاتی پر اللہ کا اعتراض و مذمت کیوں؟

مسلم نے اپنی صحیح میں رافع بن خدیج سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا، اللہ کے نبی جب مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو قلم لگا رہے تھے یعنی کھجوروں کو گابھن کر رہے تھے تو فرمایا کیا کر رہے ہو، انہوں نے کہا ہم لوگ اسی طرح کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم اس طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لئے یہ اچھا ہو، انہوں نے وہ چھوڑ دیا تو کھجور کم ہو گئیں، صحابہ نے اس بارے میں آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں کوئی دین کی بات کا حکم دوں تو تم اس کو لے لو اور جب اپنی رائے سے کچھ بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔

(صحیح مسلم باب وجوب امتثال ماقاله شرعا دون ما ذکره النبی من معایش الدنیا علی سبیل الرأی)

اعتراض:- اللہ نے ہمیں نبی کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے تو حدیث بھی وحی و حجت ہوئی۔

جواب: رسول کی اطاعت بھی فرض ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن کے سوا وہ جو بات کہیں وہ وحی ہوجائے بلکہ ہم پر تو۔۔۔امیر المؤمنین امیر الجیش کی اطاعت بھی اللہ نے فرض کی ہے تو کیا ان پر قرآن کے علاوہ وحی اترتی ہے۔ یوں ہی ماں باپ کی اطاعت بھی بسا اوقات لازم ہوتی ہے تو کیا ان کا فرمان وحی ہوگیا!

دوسری بات یہ ہے کہ ہم اول تو حدیث رسول کے منکر نہیں بلکہ نبی کریم پر گھڑی جانے والی روایتوں کے منکر ہیں، الحمدللہ۔

کیا موضوع حدیث کی اطاعت کا انکار کرنا حدیث رسول اور اطاعت رسول کے خلاف ہوسکتا ہے؟ 16 /محرم 1444

تمت ھذہ الرسالۃ الجامعۃ لنخرجھم من الظلمات الی النور و اسمی السید ظھیر الدین
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمدللہ رب العٰلمین۔

☆☆☆☆☆

معرفۃ الصلوٰۃ

مصنف: علامہ سید ظہیر الدین

ناشر: المتکبۃ الظاھریۃ

0315-8541923

اصولِ تکفیر

مصنف: علامہ سید ظہیر الدین

ناشر: المتکبۃ الظاھریۃ

0315-8541923

ابطال عذاب البرزخ

وحواس الموتیٰ

مصنف: علامہ سید ظہیر الدین

ناشر: المتکبۃ الظاھریۃ

0315-8541923